www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة : مقتضيات الإيمان باليوم الآخر – جزء 2

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آخرت کے دن پر ایمان لانے کے تقاضے-قسط ۲

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز دین میں ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے ذہن ودل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے بچتے رہو، جان رکھو کہ اللہ تعالی اپنی شریعت سازی میں، اپنی تقدیر میں اور جزاء وسزا میں بڑا باحکمت ہے اور اللہ تعالی کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے اس مخلوق کے لیے ایک میعاد مقرر فرمایا ہے جس میں انہیں ان اعمال کا بدلہ دے گا جن کا اس نے انہیں اپنے رسولوں کی زبانی مکلف کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾.

ترجمہ: کیا تم یہ گمان کئے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے ہی نہ جاؤ گے۔

اے مومنو! گزشتہ خطبہ میں ہم نے یوم آخرت پر ایمان لانے کے بعض تقاضوں سے متعلق گفتگو کی، جو کہ یہ ہیں: صور میں پھونک مارنا، قیامت کی بڑی نشانیاں، مخلوقات کا دوبارہ اٹھایا جانا، اور لوگوں کا میدان محشر میں جمع ہونا، آج ہم ان شاء اللہ بات کریں گے میدان محشر میں رونما ہونے والے واقعات کی بعض تفصیلات کے بارے میں۔

اللہ کے بندو! میدان محشر میں چار چیزیں رونما ہوں گی:

۱-لوگ گھبرائے ہوئے ہوں گے، اس کی دلیل سورۃ الحج کی ابتدا میں اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿إن زلزلة الساعة شيء عظيم * يوم ترونها تذهل كل مرضعة عما أرضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد﴾.

ترجمہ: بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے جس دن تم اسے دیکھ لوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، اور تمام حمل والیوں کے حمل گر جائیں گے اور تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش دکھائی دیں گے، حالانکہ وہ درحقیقت متوالے نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہے۔

اس کی سختی اور عظیم کربناکی کا عالم یہ ہوگا کہ لوگوں کی فکر وفہم مضطرب ہو جائے گی اور ان کے لئے یہ طے کرنا مشکل ہو جائے گا کہ وہ دنیا میں کتنی مدت تک رہے، کوئی کہے گا: ﴿إن لبثتم إلا **عشرا**﴾

ترجمہ: ہم تو دنیا میں صرف **دس دن** ہی رہے۔

اور کوئی کہے گا: ﴿لبثنا **يوما** أو **بعض يوم** فاسأل العادين﴾

ترجمہ: **ایک دن یا ایک دن سے بھی کم** ، گنتی گننے والوں سے بھی پوچھ لیجئے۔

ایک دوسری آیت میں اللہ تعالی ان کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿ويوم تقوم الساعة يقسم المجرمون ما لبثوا غير **ساعة**﴾.

ترجمہ: جس دن قیامت برپا ہو جائے گی گناہ گار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ (دنیا میں) **ایک گھڑی** کے سوا نہیں ٹھہرے۔

اس دن کی شدت اور عظیم ہولناکی کا عالم یہ ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے سے غافل ہوں گے، فرمان باری تعالی ہے:

﴿يوم يفر المرء من أخيه * وأمه وأبيه * وصاحبته وبنيه * لكل امرىء منهم يومئذ شأن يغنيه﴾.

ترجمہ: اس دن آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے، اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایسی فکر (دامن گیر) ہوگی جو اس کے لئے کافی ہوگی۔

اللہ کے بندو! قیامت کے دن جن لوگوں کو گھبراہٹ لاحق ہوگی وہ گناہ گار لوگ ہوں گے جیسے کافر، بدعتی اور نافرمان مومن، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿وكان يوما على الكافرين عسيرا﴾

ترجمہ: یہ دن کافروں پر بڑا بھاری ہوگا۔

لیکن جو کامل ایمان والے ہوں گے تو وہ اس سے بے خوف ہوں گے، وہ ایسے لوگ ہوں گے جنہوں نے اللہ کی اطاعت کی اور محرمات الہی سے گریز کیا، چنانچہ جو شخص دنیا میں اللہ سے خوف کھاتا ہے، اللہ اسے آخرت میں بے خوف رکھے گا، اور جو شخص دنیا میں اللہ سے (خود کو) بے خوف سمجھتا ہے، اسے اللہ قیامت کے دن خوف میں مبتلا کردے گا، یہ اللہ پاک وبرتر کے عدل وانصاف کا تقاضہ ہے کہ وہ بندہ کو نہ دونوں جہان میں امن وامان دیتا ہے اور نہ دونوں جہان میں خوف میں مبتلا کرتا ہے، چنانچہ جو (خود کو) اللہ سے دنیا میں بے خوف سمجھے اسے آخرت کے دن اللہ تعالی خوف میں مبتلا کردے گا، اللہ تعالی سچے مومنوں کے بارے میں فرماتا ہے: ﴿**لا يحزنهم** الفزع الأكبر وتتلقاهم الملائكة﴾

ترجمہ: وہ بڑی گھبراہٹ بھی انہیں **غمگین نہ کرسکے گی** اور فرشتے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

نیز باری تعالی کا فرمان ہے: ﴿وهم من **فزع** يومئذ آمنون﴾

ترجمہ: وہ اس دن کی **گھبراہٹ** سے بے خوف ہوں گے۔

نیز اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے: ﴿أفمن يُلقى في النار خير أمَّن يأتي **آمنا** يوم القيامة﴾.

ترجمہ: (بتلاؤ تو) جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ اچھا ہے یا وہ جو **امن وامان کے ساتھ** قیامت کے دن آئے؟

۲-میدان محشر میں جو واقعات رونما ہوں گے ان میں ایک یہ بھی ہے کہ سورج مخلوقات سے قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے پر ہو گا، ایک قول ہے کہ اس سے مراد سرمہ دانی کا مِیل (سلائی) ہے، اور دوسرا قول ہے کہ اس سے مراد ایک میل کی مسافت ہے، خواہ یہ مراد ہو یا وہ بہر صورت سورج سَروں سے بالکل قریب ہو جائے گا[1]۔

اگر پوچھا جائے کہ: کیا کوئی ایسا بھی ہو گا جو سورج کی تپش سے محفوظ رہے گا؟ تو جواب ہے کہ: ہاں، کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کو اللہ تعالی اس دن سورج کی تپش سے محفوظ رکھے گا، ان میں وہ سات قسم کے لوگ بھی ہوں گے جن کو اللہ تعالی اپنے (عرش کے) سائے تلے جگہ دے گا، اس دن جب اس (عرش) کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا، اس سے مراد وہ سایہ ہے جسے اللہ عزوجل پیدا کرے گا، وہ عرش کا سایہ ہو گا، اس کے ذریعہ بہت سے لوگ اس دن سورج سے بچ جائیں گے، اللہ تعالی ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ وہ انصاف پرور امام ہو گا، یا وہ نوجوان ہو گا جس کی نشو ونما اطاعت الہی میں ہوئی ہو گی، دو ایسے لوگ ہوں گے جنہو ں نے اللہ کی خاطر آپس میں محبت کی ہو گی، اسی محبت کی خاطر جمع ہوئے ہوں گے اور اسی کی خاطر ان کی جدائی ہوئی ہو گی، اور ایک ایسا شخص ہو گا جس کا دل مسجد سے لگا رہتا ہے، مسجد کے باہر آنے سے لے کر واپس جانے تک مسجد سے ہی اس کا دل اٹکا ہوتا ہے، اور ایک وہ شخص ہو گا جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا ہو گا اور اس کی آنکھیں بہہ پڑی ہوں گی، اور وہ شخص جسے کسی جاہ ومنصب والی خوبصورت دوشیزہ نے دعوت گناہ دی ہو گی لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا ہو گا کہ: (میں اللہ سے ڈرتا ہوں) اور ایک وہ شخص ہو گا جس نے اتنا چھپا کر صدقہ کیا ہو گا کہ دائیں ہاتھ سے جو کچھ خرچ کیا، بائیں ہاتھ کو بھی اس کی خبر نہیں لگی ہو گی[2]۔

۳-حشر کے میدان میں جو مناظر رونما ہوں گے، ان میں یہ بھی ہے کہ لوگ نبی ﷺ کے حوض پر آئیں گے جو میدان محشر میں ہو گا، اس سے وہ مومن بندے سیراب ہوں گے جو شریعت پر قائم ودائم رہتے ہیں، اور اس حوض سے دو قسم کے لوگوں کو دور بھگا دیا جائے گا: ایک وہ جو اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گیا، جیسے وہ لوگ جو نبی ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے، اور انہی کی طرح وہ لوگ بھی ہوں گے جو قیامت تک ارتداد کے شکار ہوں گے۔ دوسری قسم بدعتیوں کی ہو گی،

---

(1) دیکھیں: صحیح مسلم (۲۸۶۴)

(2) اس حدیث کو بخاری (۶۶۰) اور مسلم (۱۰۳۱) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ط۔

خواہ قولی بدعت یا ہو عملی بدعت، انہیں بھی حوض سے دور بھگایا جائے گا جیسے اجنبی اونٹنی کو پنگھٹ سے دور بھگایا جاتا ہے[1]۔

اس حوض میں جنت کی نہرِ کوثر سے دو پرنالے گر رہے ہیں، کوثر کے معنی ہوتے ہیں بہت زیادہ خیر وبھلائی، اس حوض کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے، اس پر آسمان کے ستاروں کی تعداد میں پیالے ہیں، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو مشک سے زیادہ عمدہ ہے، اس کا مزہ شہد سے زیادہ شیریں ہے، جو شخص ایک بار اس سے سیراب ہوگا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس میں جنت سے دو پرنالے گر رہے ہیں، ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا، اس کی چوڑائی اس کی لمبائی کی مانند ہے، جتنی صنعاء اور مدینہ کے درمیان (کی مسافت) ہے[2]۔

اللہ کے بندو! نبی ﷺ کا حوض ابھی بھی موجود ہے، جیسا کہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد ہے: اللہ کے قسم! میں ابھی بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں[3]۔

حوض کے تعلق سے ایک روایت یہ بھی آئی ہے کہ ہر نبی کا ایک حوض ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے روز ہر نبی کے لیے ایک حوض ہوگا، اور وہ آپس میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ جمع ہوتے ہیں، اور مجھے امید ہے کہ میرے حوض پر (اللہ کے فضل سے) سب سے زیادہ لوگ جمع ہوں گے"[4]۔

یہ اللہ تعالی کی حکمت اور بندوں کے تئیں اس کی رحمت کا ایک مظہر ہے، تاکہ گزشتہ (ملتوں کے) مومنین بھی ان انبیائے کرام کے حوض سے سیراب ہوسکیں جن کی انہوں نے اتباع کی، تاکہ ان کو پورا پورا بدلہ ملے۔

---

(1) دیکھیں: صحیح مسلم (۲۳۰۲)

(2) حوض کے تعلق سے وارد احادیث کے لئے رجوع کریں: "صحیح البخاری"، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، اسی طرح "صحیح مسلم"، کتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبینا (صلی اللہ علیہ وسلم) وصفاتہ

(3) اسے بخاری (۶۵۹۰) اور مسلم (۲۲۹۶) نے عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(4) اس حدیث کو ترمذی (۲۴۴۳) نے سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے جیسا کہ "الصحیحۃ" (۱۵۸۹) میں ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن مجید کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے ہمیں فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقیناً وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد:

۴- آپ جان رکھیں- اللہ آپ پر رحم فرمائے- کہ قیامت کے دن حشر کے میدان میں جو مناظر پیش ہوں گے ان میں شفاعتِ عظمی بھی ہوگی، بایں طور کہ قیامت کے دن سارے لوگ، خواہ مومن ہوں یا کافر، بہت دیر تک کھڑے رہے گے، چنانچہ (تھک ہار کر) انبیاء کے پاس جائیں گے کہ وہ ان کے رب کے پاس حساب وکتاب کا آغاز کرنے کی سفارش کریں، تاکہ سارے لوگ اپنی اپنی منزل تک پہنچ سکیں، یا تو جنت کی نعمت میں جائیں یا جہنم رسید ہوں، لیکن پانچ انبیائے کرام ان سے معذرت کردیں گے: آدم، نوح، ابراہیم، موسی اور عیسی علیہم الصلاۃ والسلام، پھر عیسی علیہ السلام ان کو محمد ﷺ کے پاس بھیجیں گے، چنانچہ وہ آپ کے پاس جائیں گے اور آپ فرمائیں گے: (میں شفاعت کے لئے ہوں)۔ پھر آپ عرش کے نیچے سجدہ ریز ہو جائیں گے اور جب تک اللہ چاہے گا آپ سجدہ ہی میں رہیں گے، پھر اللہ تعالی آپ کو اپنی تعریفات اور عمدہ حمد وثنا کے الفاظ الہام کرے گا جو آپ سے قبل کسی کو نہیں دئے گئے، پھر آپ سے کہا جائے گا: (اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ، جو کہو وہ سنا جائے گا، جو مانگو گے وہ دیا جائے گا، جو شفاعت کروگے قبول کی جائے گی)، پھر آپ اللہ کے نزدیک ارض محشر میں کھڑے ہوئے بندوں کے لئے حساب وکتاب کی شروعات کی سفارش کریں گے، چنانچہ اللہ تعالی آپ کی سفارش قبول فرما کر حساب وکتاب کا آغاز کرے گا اور اپنے تمام بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، خواہ وہ مومن ہوں یا کافر، آدم سے لے کر قیامت قائم ہونے تک کے (تمام بندوں کا فیصلہ کرے گا)۔

یہی وہ شفاعت ہے جسے اللہ تعالی کے اس فرمان میں مقام محمود سے موسوم کیا گیا ہے: ﴿عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا﴾

ترجمہ: عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔

وہ ایسا مقام ہے جس پر فائز ہونے کے بعد قیامت کے دن تمام پہلے اور بعد میں آنے والے لوگ آپ کی تعریف کریں گے اور اس کی وجہ سے آپ پر رشک کریں گے، کیوں کہ حساب وکتاب کا آغاز کرانے میں تمام مخلوقات پر آپ کا احسان ہوگا، خواہ وہ مومن ہوں یا کافر، انسان ہو یا جنات۔

اس شفاعت کی عظمتِ شان کے پیش نظر علمائے کرام نے اسے شفاعتِ عظمی سے موسوم کیا ہے، اور قیامت کے دن کی جانے والی یہ سب سے پہلی شفاعت ہوگی۔

اے اللہ کے بندو! یہ چار امور جن کا تذکرہ ہوا، وہ قیامت کے دن حشر کے میدان میں پیش آنے والے مناظر میں شامل ہیں، بندہ مسلم کو چاہئے کہ ہمیشہ ان مناظر کو ذہن نشیں رکھے تاکہ اللہ سے خوف کھاتا رہے، انجام کار عملِ صالح کے لئے آمادہ کار ہو اور اللہ تعالی کو ناراض کرنے والے اعمال سے دامن کش رہے۔

- آپ یہ بھی جان رکھیں–اللہ آپ پر رحم فرمائے– کہ جمعہ کے دن اور رات میں آپ کا سب سے افضل عمل یہ ہے کہ آپ نبی ﷺ پر درود وسلام بھیجیں، اے اللہ! اپنے بندہ اور رسول محمد پر درود وسلام نازل فرما، آپ کے خلیفوں سے راضی ہو جا، جو راہ راست پر قائم اور مسلمانوں کے امام تھے، نیز تابعین اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں سے بھی راضی ہو جا۔
- اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، اور اپنے دین کی حفاظت فرما، اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما، شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، تو اپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست ونابود کردے، اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما۔
- اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن وسکون کی زندگی عطا کر، اے اللہ! ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما، انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنے والا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔
- اے اللہ! تمام مسلم حکمرانوں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے، اپنے دین کو سربلند کرنے کی توفیق دے اور انہیں اپنے ماتحتوں کے لیے باعث رحمت بنا۔
- اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا وآخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
- اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول وعمل کے بھی جو جنت سے قریب کردے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول وعمل سے جو جہنم سے قریب کردے۔

- اے اللہ! ہمارے مریضوں کو شفا عطا فرما، ہمارے مردوں پر رحم فرما اور ہم میں سے جو مصیبت میں گرفتار ہیں، انہیں عافیت سے نواز۔
- اے اللہ! ہمارے دین کو درست کر دے، جو ہمارے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور ہماری دنیا کو درست کر دے جس میں ہماری گزران ہے اور ہماری آخرت کو درست کر دے جس میں ہمارا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور ہماری زندگی کو ہمارے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور ہماری وفات کو ہمارے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔
- اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔
- عباد الله! إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى، وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي، يعظكم لعلكم تذكرون، فاذكروا الله العظيم يذكركم، واشكروه على نعمه يزدكم، ولذكر الله أكبر، والله يعلم ما تصنعون.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

۲۲ ذوالقعدۃ ۱۴۴۲ھ

شہر جبیل - سعودی عرب

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com